سوال

(196) کیا بیٹا غیر اللہ کی عطاء ہے ؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا بیٹا مرشد عطاء کرتا ہے ؟ کیا مرشد رزق میں کمی بیشی کرتا ہے ؟ جو شخص یہ اعتقاد رکھے اس کے بارے میں کیا حکم ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جو شخص یہ اعتقاد رکھے کہ اسے اللہ کے سوا کسی اور نے بیٹا دیا یا اللہ تعالی کے سوا رزق میں کوئی اور کمی بیشی کر سکتا ہے تو وہ مشرک ہے اور اس کا شرک زمانہ جاہلیت کے عربوں کے شرک سے بھی بڑا ہے کیونکہ عربوں وغیرہ سے زمانہ جاہلیت سے یہ پوچھا جاتا تھا کہ انہیں آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے ؟ یا مردہ سے زندہ یا زندہ سے مردہ کون نکالتا ہے ؟ تو وہ کہتے تھے کہ یہ سب کام اللہ کرتا ہے وہ اپنے معبودان باطلہ کی عبادت اس لئے کرتے تھے کہ ان کا گمان یہ تھا کہ یہ انہیں اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتے ہیں ۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے ۔

قُل مَن يَرزُقُكُم مِنَ السَّماءِ وَالأَرضِ أَمَّن يَملِكُ السَّمعَ وَالأَبصـٰرَ وَمَن يُخرِجُ الحَىَّ مِنَ المَيِّتِ وَيُخرِجُ المَيِّتَ مِنَ الحَىِّ وَمَن يُدَبِّرُ الأَمرَ فَسَيَقولونَ اللَّهُ فَقُل أَفَلا تَتَّقونَ ﴿٣١﴾ ... سورة يونس

(ان سے) پوچھو کہ تم کو آسمان اور زمین سے رزق کون دیتا ہے یا (تمہارے) کانوں اور آنکھوں کا مالک کون ہے اور بے جان سے جاندار کو پیدا کرتا ہے اور جان دار سے بے جان کون پیدا کرتا ہے اور دنیا کے کاموں کا انتظام کون کرتا ہے ؟جھٹ کہہ دیں گے کہ '' اللہ '' تو پھر پوچھئے کہ تم (اللہ سے) ڈرتے کیوں نہیں ۔ '' اور فرمایا

وَالَّذينَ اتَّخَذوا مِن دونِهِ أَولِياءَ ما نَعبُدُهُم إِلّا لِيُقَرِّبونا إِلَى اللَّهِ زُلفىٰ إِنَّ اللَّهَ يَحكُمُ بَينَهُم فى ما هُم فيهِ يَختَلِفونَ إِنَّ اللَّهَ لا يَهدى مَن هُوَ كـٰذِبٌ كَفّارٌ ﴿٣﴾ ... سورة الزمر

اور جن لوگوں نے اس کے سوا دوست بنائے ہیں (وہ کہتے ہیں کہ) ہم ان کو اس لئے پوجتے ہیں کہ کہ ہم کو اللہ کا مقرب بنا دئیں تو جن باتوں میں یہ اختلاف کرتے ہیں ۔ کہ اللہ ان میں ان کا فیصلہ کر دے گا بے شک اللہ اس شخص کو جھوٹا اور ناشکرا ہے ہدایت نہیں دیتا ۔ '' نیز فرمایا

أَمَّن هـٰذَا الَّذى يَرزُقُكُم إِن أَمسَكَ رِزقَهُ ﴿٢١﴾ ... سورة الملك

'' بھلا اگر وہ اپنا رزق بند کر لے تو کون ہے جو تم کو رزق دے ؟ ''

سنت سے یہ ثابت ہے کہ دینا یا نہ دینا یہ صرف اللہ وحدہ کا اختیار ہے جیسا کہ حضرت الامام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح کے (باب الذکر بعد الصلاۃ) میں بیان کیا ہے کہ مغیرہ

بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کاتب وراد بیان کرتے ہیں کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام خط لکھوایا کہ نبی کریم ﷺ ہر فرض نماز کے بعد یہ دعاء پڑھا کرتے تھے :

الہ الااللہ وحدہ لاشریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وہو علی کل شئ قدیر اللہم لامانع لما اعطیت ولا معطی لما منعت ولا ینفع ذالجد منک الجد (صحیح البخاري)

''اللہ کے سوا کوئی بھی عبادت لائق نہیں ہے ۔ وہ اکیلا ہے کوئی اس کا ساتھی نہیں اسی کا سارا ملک ہے اسی کی ساری تعریف ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے ۔ اے اللہ؛جو تو عطاء فرمائے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جو تو نہ دے اس کا کوئی دنے والا نہیں اور کسی دولت مند کو اس کی دولت (تیری پکڑسے) نہیں بچا سکتی'' ۔امام مسلم نے بھی اپنی '' صحیح ''میں اسی طرح ذکر فرمایا ہے ہاں یہ ضرور ہے کہ اولاد تو اللہ تعالیٰ اپنے بندے کو عطاء فرماتا ہے لیکن اس بندے کے اپنے اللہ سے دعاٰء کرنے کی وجہ سے اس کی اولاد کے رزق میں وسعت عطاء فرما دیتا ہے ۔جس طرح سورۃ ابراہیم سے واضح ہے کہ حضرت ابراہیم خلیلعلیہ السلام نے دعاء کی اور اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا سورۃ مریم انبیاء علیہ السلام میں ہے کہ زکریا علیہ السلام نے اپنے رب سے دعاء کی اور اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاء کو بھی شرف قبولیت سے نوازا اسی طرح حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ

من سرہ ان یبسط لہ فی رزقہ وینسا لہ فی اجلہ فلیصل رحمۃ (صحیح بخاري)

جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ اس کے رزق میں وسعت اور اس کی عمر میں درازی ہو تو اسے صلہ رحمی سے کام لینا چاہیے ۔

ھذا ما عندي واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج1ص38